

خطبہ جمعہ

بعنوان

اسلام کا فلسفہ اخلاق

سلسلة منبر الحكمة

272

بتاریخ: یکم اکتوبر 2021
بمطابق: ٢٣ صفر ، ١٤٤٣ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل
5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①...... اخلاق کے معنی ومفہوم

②...... اسلام میں اخلاقیات کا جامع تصور

③......حسن اخلاق، احادیث نبویہ کی روشنی میں

④......سیرت مصطفیٰ ﷺ، مکارمِ اخلاق کی عملی مثال

⑤......حسن اخلاق،مومن کی پہچان

⑥......حسن اخلاق اپنانے کے دس (10) طریقے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم:4]

﴿وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ﴾ [فصلت:34]

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [اٰل عمران:159]

تمہید

اسلام کا فلسفہ اخلاق دو پہلوؤں پر مشتمل ہے: ایک طرف اللہ تعالیٰ، آخرت اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت ہے؛ گویا اسلامی اخلاقیات کا ایک باب حقوق اللہ اور ارکان ایمان سے متعلق ہے؛ کہ اسلام میں اخلاقی معراج یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک وسہیم نہ ٹھہرائے، ارکان اسلام پر ایمان رکھے اور آخرت کے متعلق جواب

دہی کا احساس کرتے ہوئے زندگی کو بسر کرے۔

جب کہ اسلامی اخلاق کا دوسرا باب نفس انسانی کی پاکیزگی کا ایک جامع نظام پیش کرتا ہے۔ جس سے انسان تربیت اور تزکیہ نفس کی منازل کو طے کرتے ہوئے اپنے دل و دماغ سے جرم اور گناہ کا احساس بھی نکال دیتا ہے۔

گویا اسلامی فلسفہ اخلاق کا دوسرا پہلو حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ اپنے آپ کو احکام الٰہیہ کے سامنے مکمل طور پر سلنڈر کر دینا ہے، گناہ اور نافرمانی کے تمام کاموں کو ترک کرتے ہوئے اطاعت اور فرمان برداری کا مظاہرہ کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَـاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ❊ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَاوَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ❊ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ [[الشمس8: 10]

''پھر اس (نفس) کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری (کی پہچان) اس کے دل میں ڈال دی۔ یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہوگیا جس نے اسے مٹی میں دبا دیا۔''

☆...... کتاب وسنت کے علاوہ دنیا کی تمام گائیڈ بکس نے انسانی شخصیت کے مادی اور جسمانی وجود اور اس کی ضرورتوں کے متعلق بحث کی ہے؛ گویا وہ سب انسان کی ظاہری شخصیت کو سنوارنے کے طریقے ہیں۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان جہاں جسمانی اور مادی وجود رکھتا ہے، وہی اس کا روحانی اور اخلاقی وجود بھی مسلم ہے۔ دونوں پہلوؤں کے اشتراک اور مکمل ہونے سے انسان کی مثالی شخصیت جلوہ گر ہوتی ہے۔ اگر روحانی اور اخلاقی وجود کو چھوڑ دیا جائے تو انسان کالانعام اور جانور بن کر رہ جاتا ہے۔

اخلاق کا معنی ومفہوم

اَخلاق کا معنی پختہ عادت، برتاؤ اور رویے کے ہیں۔ انسانی معاشرے ہمیشہ تعلیم وتربیت اور اخلاقِ حسنہ سے عروج اور استحکام حاصل کرتے ہیں۔ معاشرے کا امن، خوشحالی اور استحکام کا راز علم، عمل اور اچھے اخلاق ہی میں پوشیدہ ہے۔

امام جرجانی رحمہ اللہ اخلاق کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

((عِبَـارَـةٌ عَنْ هَيْئَةٍ لِلنَّفْسِ رَاسِخَةٍ تَصْدُرُ عَنْهَا الْاَفْعَالُ بِسَهُوْلَةٍ وَيُسْرٍ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلٰى فِكْرٍ وَرُؤْيَةٍ ، فَإِنْ كَانَتِ الْهَيْئَةُ بِحَيْثُ تَصْدُرُ عَنْهَا الْاَفْعَالُ الْجَمِيْلَةُ عَقْلًا وَشَرْعًا بِسَهُوْلَةٍ))

''اگر نفس انسانی میں موجود کیفیت ایسی ہو کہ اس کے باعث عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ اچھے اَفعال بغیر کسی مشقت سے آسانی کے ساتھ سرزد ہوں تو اسے حسن اَخلاق کہتے ہیں اور اگر عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ

برے اَفعال ادا ہوں تو اسے بداَخلاقی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔''

التعریفات للامام الجرجانی، ص: 101/1

☆......خَلق کا لفظ اگر خ کے اوپر زبر پڑھیں یعنی خَلق پڑھیں تو اس کے معنی ہیں ظاہری شکل وصورت اور اگر خ پر پیش پڑھیں یعنی خُلق، تو اس کا استعمال باطنی اور نفسانی شکل وصورت کے لیے ہوتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں انسان خُلق وخَلق دونوں اعتبار سے نیک ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ظاہری شکل وصورت بھی اچھی ہے اور باطنی صورت بھی۔

جس طرح انسان کی ظاہری شکل وصورت مختلف ہوتی ہے، اسی طرح باطنی شکل وصورت میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اُس کا اخلاق اچھا یا برا ہوتا ہے۔

......نیکی حسن اخلاق اور برائی بداخلاقی ہے:

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِی صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

''نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے کو کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے پسند نہ ہو۔''

صحیح مسلم، ح: 2553

اسلام میں اخلاقیات کا جامع تصور

قرآن مجید اور سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اخلاق کا ایک جامع تصور پیش کیا گیا ہے، جو انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہے۔ جس میں تمام اُن تمام کاموں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضی کا باعث بنتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت اسی اخلاق کی نشو ونما اور بام عروج تک پہنچانے کے لیے ہوتی رہی ہے۔

اخلاقیات کے ہر باب کو اوج ثریا اور نکتہ کمال بخشنے کے لیے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ صالِحَ الأخلاقِ))

''بلاشبہ مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

[صحیح] مسند احمد: 8939۔ الادب المفرد للامام البخاری، ح: 273

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق عالیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم:4]

''اور بلاشبہ یقیناً تو ایک بڑے خلق پر ہے۔''

......خلقِ عظیم کے پیکر، اخلاقیات کے معلم:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کے متعلق علم ہوا؛ تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی (مکہ) جانے کے لیے سواری تیار کرو اور اس آدمی کے متعلق مجھے معلومات فراہم کرو جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔ اس کی باتوں کو خود غور سے سننا، پھر میرے پاس آنا، چنانچہ ان کا بھائی وہاں سے روانہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن کر واپس آیا اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا:

((رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ))

''میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔''

صحيح البخاری: 3861

......مقصد بعثت، مکارم اخلاق کی تکمیل:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں اخلاق حسنہ کی تکمیل بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذات اقدس نے نبوت کا اعلان کرنے کے بعد حسن اخلاق اور اپنی عملی زندگی کو نبوت کی دلیل بنایا۔ یہی حسن اخلاق آپ کے عظمت کردار کی دلیل بھی۔

☆......سعد بن ہشام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: ، مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے بتائیں کہ آپ کا اخلاق کیسا تھا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ))

''آپ کا اخلاق قرآن تھا۔''

[صحيح] مسند احمد: 24601

پھر آپ رضی اللہ عنہا نے سعد بن ہشام کو کہا: کیا تم نے قرآن مجید نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ [القلم:4]

''اور بلاشبہ یقیناً تو ایک بڑے اخلاق پر ہے۔''

......رسول مکرم ﷺ مرقع اخلاق، جامع اوصاف:

معاشرتی زندگی کے حوالے سے سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا گیا ہے وہ حسن اخلاق ہے۔
امام انبیاء ﷺ نے معاشرت اور شخصی تعلقات کو آرٹ اور ادب کو، کاروبار اور لین دین کو، سیاست اور انتظامِ ملکی کو بین الاقوامی تعلقات کو، صلح و جنگ کو غرض ساری زندگی کے معاملات کو اخلاق کا پابند بنایا اور جو چیز بھی انسانی زندگی سے تعلق رکھتی ہو، اس کا یہ حق تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ اخلاق کی بندوشوں سے آزاد ہو کر نشو ونما پائے۔

......اخلاق، اصلاح نفس اور پرہیز گاری کا انسانی زندگی پر اثر:

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے بنی آدم کو خبر دی ہے کہ وہ اپنے انبیاء ورسل ان کے پاس بھیجے گا، جو اس کے احکام انھیں سنائیں گے۔ بس جو کوئی تقویٰ کی راہ اختیار اور اپنی اصلاح کرے گا، تو قیامت کے دن اسے کوئی خوف وغم لا حق نہیں ہوگا اور جو کوئی اس کی آیتوں کو جھٹلائے گا اور تکبر وعناد سے کام لے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ [الاعراف:35]

''اے آدم کی اولاد! اگر کبھی تمہارے پاس واقعی تم میں سے کچھ رسول آئیں، جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کریں تو جو شخص ڈر گیا اور اس نے اصلاح کر لی تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔''

اسی مضمون کو دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے بیان ذکر کرتے ہوئے یوں فرمایا:

﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ [الأنعام:48]

''اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے، پھر جو شخص ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ))

''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو حشرات الارض اور پتنگے اس آگ میں گرنے لگے۔ تو میں تم کو کمر سے پکڑ کر روکنے والا ہوں اور تم زبردستی اس میں گرتے جا رہے ہو۔''

صحیح مسلم، ح: 2284

حسن اخلاق، احادیث نبویہ کی روشنی میں

☆......حسن اخلاق انسان کو رب العالمین کے قریب کر دینے والی خصلت کا نام ہے۔اس سے انسان کے درجات بلند ہوتے اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کی جن خوبیوں کا ذکر کیا ہے، اُن میں حسن اخلاق سرفہرست ہے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ صالِحَ الأخلاقِ))

''بلا شبہ مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

[صحیح] مسند احمد: 8939۔ الادب المفرد للامام البخاری، ح: 273

......با اخلاق انسان کا درجہ:

☆......ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ))

''بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق (عمدہ عادات) کی بنا پر روزہ دار شب زندہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 4798

......میزان میں حسن اخلاق سے بھاری کوئی عمل نہیں:

......میزانِ عمل پر اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی ۔اور اللہ تعالیٰ بدگو اور بے حیا شخص کو پسند نہیں فرماتا۔ چنانچہ قربت الٰہی کے ساتھ دنیوی سکون اور فائدہ اسی میں ہے کہ انسان بے حیائی اور بدگوئی سے پرہیز کرے اور اپنے آپ کو اخلاقیات سے مزین کرے۔

☆......سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ))

''میزان میں حسن خلق سے بڑھ کر اور کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 4799

☆......سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ))

''قیامت کے دن مومن بندے کے نامہ اعمال میں کوئی چیز بھی اُس کے اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا اور بد گو شخص سے نفرت کرتا ہے۔

[صحیح]سنن الترمذی:2002

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا))

''اہل ایمان میں سب سے بڑھ کر کامل ایمان والا وہی ہے جو اخلاق میں سب سے بڑھ کر ہو۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 4682

سیرت مصطفیٰ ﷺ، مکارمِ اخلاق کی عملی مثال

حُسنِ اخلاق کی اہمیت اور عملی مثال کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تعلیم دی ہے اور اپنی رحمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ دعوت دینے میں لوگوں کے لیے نرم دل اور خوش گفتار ہیں۔ اگر آپ سخت دل اور سخت گو ہوتے تو صحابہ آپ کے پاس ہی نہ آتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾

[آل عمران:159]

''پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہی کی وجہ سے تو ان کے لیے نرم ہوگیا ہے اور اگر تو بدخلق، سخت دل ہوتا تو یقیناً وہ تیرے گرد سے منتشر ہوجاتے۔''

☆......اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب جیسا اخلاقی برائیوں میں مبتلا معاشرہ آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتا اور ان صحرانشینوں اور سخت گیر لوگوں کو دین اسلام کی جانب دعوت دینا محض آپ کے اخلاق ہی کی وجہ سے ممکن تھا۔

......کردار وحسن اخلاق، نبوت کی دلیل:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں اخلاق کی تکمیل بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذات اقدس نے اعلان نبوت بعد میں کیا اور حسن اخلاق کا مظاہرہ پہلے کیا۔ یہی حسن اخلاق آپ کے عظمت کردار کی دلیل ہے اور پھر اسی کردار کو آپ نے اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ﴾ [یونس:16]

''بے شک میں اس سے پہلے تم میں اپنی عمر کا کچھ حصہ گزار چکا ہوں۔''

☆......اس آیت کریمہ میں (مـن قبـلـه) کا جملہ فکر انسانی کو ایک واضح نصب العین عطا کر رہا ہے۔ کہ جب نبوت کے اعلان سے قبل حسن اخلاق و کردار پیش کیا جا رہا ہے تو پھر ہر طرح کی دعوتی، تدریسی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں سے قبل حسن اخلاق پیش کرنا ضروری ہے تا کہ معاشرہ میں شخصی وقار اور اعتبار قائم ہو کر اخلاق و ادب کی فضا ہموار ہو۔

......دشمنوں کی گواہی، صادق و امین:

یہی وجہ تھی آپ ﷺ نے جب کوہ صفا پر اسلام کی طرف دعوت دی تو لوگوں نے تصدیق کرتے ہوئے یک زبان ہو کر کہا:

((مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا))

''ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سراپا سچ پایا ہے۔''

صحيح البخاری: 4770

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا))

''ہمیں کبھی جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہوا۔''

صحيح البخاری: 4971

......خاتون اول کی گواہی، جامع اخلاق کا تذکرہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو، تین بار یہی بات فرمایا۔ پھر خاتون اول نے تسلی دیتے ہوئے آپ کے جامع اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے کہا:

((كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ))

''قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے سلسلے میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔''

صحيح البخاری: 03

......ہرقل کے دربار میں ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی گواہی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شاہ روم ہرقل نے ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں سے رسول اللہ

ﷺ کی صفات دریافت کرتے ہوئے پوچھا، کیا دعوائے نبوت سے پہلے کبھی (کسی موقع پر) اس نے جھوٹ بولا ہے؟ تو اس نے دشمن اور کافر ہونے کے باوجود کہا: نہیں، پھر ہرقل نے (نتیجہ بیان کرتے ہوئے) کہا تھا:

((فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ))

''اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ باندھنے سے تو پرہیز کرے لیکن اللہ پر جھوٹ بولے۔''

☆...... مزید ہرقل نے ابوسفیان سے سوالات کرتے ہوئے کہا: وہ تمھیں کن کاموں کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیتے ہوئے نبی ﷺ کے اخلاقی کردار کا ذکر:

((اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالعَفَافِ وَالصِّلَةِ))

''صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کی (شرکیہ) باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیزگاری، پاکدامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔''

صحيح البخاری، ح: 07

......خادم رسول ﷺ کی گواہی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، آپ نے کبھی مجھ سے اف بھی نہیں کہا، نہ آپ نے کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ کبھی یہ پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔''

صحيح البخاری، ح: 6038۔

......حسنِ اخلاق کی وجہ سے دیہاتی مار کھانے سے بچ گیا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنا شروع کیا تو لوگ اس کی طرف لپکے، تاکہ اسے ماریں۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ))

''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو، بیشک تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، نہ کہ تنگی پیدا کرنے والے بنا کر۔''

صحيح البخاری، ح: 6128

......اخلاق میں سے ہے کہ نہ بخل کا ڈر اور نہ ہی بزدل:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے بعد واپس ہوئے تو کیفیت یہ تھی کہ میں اور میرے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے کہ اسی دوران چند دیہاتی لوگوں نے آپ کو گھیر لیا، یہاں تک کہ آپ کو ایک ببول کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ اس درخت میں آپ کی چادر الجھ گئی، آپ ٹھہر گئے اور فرمایا:

((أَعْطُونِی رِدَائِی ، لَوْ كَانَ لِی عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِی بَخِيلًا ، وَلاَ كَذُوبًا ، وَلاَ جَبَانًا))

مجھے میری چادر دے دو، اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے برابر بھی اونٹ ہوں تو میں وہ سب تم لوگوں میں تقسیم کر دوں گا، تب بھی تم مجھے نہ بخیل پاؤ گے، نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

صحیح البخاری، ح: 2821

......اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِی شَیْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ))

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ہاں، جب اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر اللہ کے لیے بدلہ لیتے تھے۔''

صحیح البخاری، ح: 6853

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرنے لگا اور اس نے (تقاضے میں) بہت سختی سے کام لیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسے سرزنش کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعُوهُ ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا))

''اسے چھوڑ دو، اس لیے کہ حق والے کو کہنے کا حق ہے۔''

صحیح البخاری، ح: 2306

......انسانیت کی فلاح اسوہ حسنہ میں ہی ہے:

نبی کریم ﷺ دنیا کے افکار و کردار کی تہذیب اور انسانی تربیت اور تزکیہ کے لیے مبعوث ہوئے ہیں آپ نے عمل صالح کی بنیاد تقوی کو بنایا۔ پھر تقوی اور اخلاص کو تمام اعمال کی قبولیت کی شرط قرار دیا۔ جس کے بعد تقوی و اخلاص کے

مظاہر اخلاق حسنہ کی ہی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

اخلاق حسنہ کا اظہار اگر حکومتی و سیاسی سطح پر ہوگا تو ایک اعلیٰ اور خوشحال ریاست معرض وجود میں آئے گی۔ تعلیمی و دعوتی شعبہ کو اگر اعلیٰ اخلاقی اقدار کے مطابق چلایا جائے گا تو اس کے اثرات سے نہ صرف فرد بلکہ پورا معاشرہ بہرہ یاب ہوگا۔ اِسی طرح عائلی زندگی میں اگر اخلاقی اقدار کی پاسداری کی جائے گی تو اس کا ثمر زوجین کے ساتھ اولاد کو بھی حاصل ہوگا۔ نبوی اخلاقی منہاج پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے سیاسی، تعلیمی، دعوتی، خاندانی ہر شعبہ زندگی میں اپنے مطلوبہ مقاصد اور نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ [الاحزاب:21]

''بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔''

حُسن اخلاق، مومن کی پہچان

قرآن مجید میں اچھے اخلاق سے متصف ہونے پر بہت زور دیا گیا ہے جیسے سورۃ الاسراء؛ الحجرات اور سورۃ النور وغیرہ میں۔ نیز اللہ تعالی نے اپنے نبی اور سب سے محبوب بندے کو حکم دیا ہے:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الاعراف:199]

''آپ درگزر کو اختیار کریں، نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔''

......اچھے اخلاق اپنانے کی فضیلت اور انجام:

اچھے اخلاق کے سلسلہ میں ایک حدیث پر غور کریں کہ مومن بندے کا اخلاقی رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ اور اس کے ساتھ ہی حسن اخلاق پر فضیلت اور اس کے انجام پر غور کریں۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

''میں ذمہ دار ہوں ایک محل کا جنت کی ایک جانب میں اس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے، اگرچہ حق پر ہو۔ اور ایک محل کا جنت کے درمیان میں اس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ مزاح ہی میں ہو

اور جنت کی اعلیٰ منازل میں ایک محل کا اس شخص کے لیے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنا لے۔''

[حسن] سنن ابو داود:4800

......انسان کی پہچان، حسن اخلاق سے:

افراد اور قوموں کو اخلاق رویوں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔اچھے اخلاق سے متصف شخص اللہ کے قریب اور بندوں سے بھی قریب ہوتا ہے، جب کہ بد اخلاق شخص اللہ سے اور مخلوق سے دور ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حسن اخلاق کی خصوصی تعلیم دیتے تھے۔

آپ ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

((اتَّقِ اللَّهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''جہاں کہیں بھی رہو اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور لوگوں کے ساتھ خوش خوئی سے پیش آ و۔''

[حسن] سنن الترمذی: 1987

......سب سے اچھے لوگ، صاحب اخلاق ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلاقًا))

''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔''

صحيح البخاری: 3559

......اچھے اخلاق، قربتِ الٰہی کا ذریعہ:

☆......اخلاق حسنہ سے متصف اللہ ورسول کا محبوب ہوتا ہے۔گویا حسن اخلاق کے عمل ہم اللہ کے مقرب بندے بن سکتے ہیں، یہ ایسا عمل ہے جس سے قربتِ الٰہی نصیب ہوتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور روزِ قیامت میرے قریب تر ہوگا؟ صحابہ کرام خاموش رہے تو آپ ﷺ نے یہی بات تین بار دہرائی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا ضرور بتلائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)) جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو

[صحيح] مسند احمد: 2/185، الأدب المفرد: 272

......اچھا اخلاق، جنت میں داخلے کا بڑا سبب:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سا عمل جس کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا:

((تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الخُلُقِ))

''اللہ تعالی کا تقوی اور حسن اخلاق۔''

اسی حدیث میں مزید سوال یہ بھی کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جہنم میں سب سے زیادلوگ کس عمل کی وجہ سے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الفَمُ وَالفَرْجُ))

''اپنے منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔''

[حسن الاسناد] سنن الترمذی:2004

......اچھا اخلاق، عمر میں اضافہ اور حکومت میں امن وامان کا سبب:

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ))

''صلہ رحمی، حسن خلق اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک شہروں کو آباد کرتے اور درازی عمر کا سبب بنتے ہیں۔''

[اسنادہ صحیح] مسند احمد: 25259

......حسن اخلاق سے متصف شخص پر جہنم حرام:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے سوال کیا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جس پر جہنم حرام کر دی گئی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ضرور بتلائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ))

''ہر نرم، آسان، اور لوگوں کے قریب اور سہل شخص پر۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 2488

......دعوتی میدان میں اخلاقیات کا تاثیر:

نیکی اور بدی برابر نہیں، اسی طرح اچھے اخلاق اور بد اخلاقی برابر نہیں۔ نیکیوں کے بے شمار درجے ہیں، کوئی کمتر درجے کی نیکی، کوئی اس سے برتر اور کوئی سب سے سے برتر۔لیکن دعوت کے میدان میں ہر حال میں اخلاقی رویے کو اپنانے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ﴾ [فصلت:34]

''اور نہ نیکی برابر ہوتی ہے اور نہ برائی۔ (برائی کو) اس (طریقے) کے ساتھ ہٹا جو سب سے اچھا ہے، تو اچانک وہ شخص کہ تیرے درمیان اور اس کے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہوگا جیسے وہ دلی دوست ہے۔''

حسنِ اخلاق اپنانے کے دس (10) طریقے

درج ذیل چند ایسے اعمال اور طریقے ذکر کیے ہیں جن حسن خلق کو اختیار کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ مثلاً: اچھے اخلاق پر جو اجر وثواب بیان ہوا ہے، اسے مدنظر رکھا جائے اور بد اخلاقی کی سزا اور برانجام کو ذہن میں لا کر شعوری طور پر اسے ترک کیا جائے۔

① ......قرآن مجید اور سیرت طیبہ سے حسن اَخلاق کے فضائل کا مطالعہ کرنا

② ......اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا

③ ......حسن اَخلاق میں شامل نیک اَعمال کرنے کی کوشش کرنا اور بداخلاقی کے انجام کو مدنظر رکھنا

④ ...... بداَخلاقی کی دُنیوی واُخروی برائیوں کو شعوری طور پر ترک کرنے کی کوشش کرنا

⑤ ......دِل میں احترامِ مسلم پیدا کرنا؛ ذاتیات اور بات چیت میں بحث تکرار سے بچنا

⑥ ......نفسانی خواہشات اور رذائل سے پرہیز کرنا

⑦ ......حسن اَخلاق کی بارگاہِ اِلٰہی میں دعا کرنا

⑧ ......بُرائی کا جواب اچھائی سے دینا اور دوسرے کے ساتھ احسان کرنا

⑨ ...... بداَخلاقی کے اَسباب ومحرکات کو اپنے آپ سے دور کرنا

⑩ ...... بلا وجہ اور کثرت سے غصہ کی عادت کو ترک کرنا

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009